سرکاری رپورٹ

چودھواں بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 16 جون 1996ء بمطابق 29 محرم الحرام 1417 ہجری

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	چیئرمینوں کے پینل کا اعلان	۲
۳۔	بجٹ مالی سال ۹۷-۱۹۹۶ء وزیر خزانہ جعفر مندوخیل نے پیش کیا	۲

جلد چودھواں

شمارہ اول

(الف)

1- جناب اسپیکر ________ عبدالوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر ______ ارجن داس بگٹی

1- سیکریٹری اسمبلی ________ اختر حسین خاں

2- جوائنٹ سیکریٹری (قانون) _____ عبدالفتاح کھوسہ

(ب)

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔ نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جھل مگسی	وزیر اعلیٰ
۲۔ جام محمد یوسف	پی بی ۴۴ لسبیلہ	سینئر وزیر
۳۔ شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ ژوب	وزیر خزانہ
۴۔ میر عبدالنبی جمالی	پی بی ۲۰ جعفر آباد I	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۵۔ ملک گل زمان کاسی	پی بی ۲ کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶۔ میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۳۲ آواران	وزیر لائیو اسٹاک
۷۔ ملک محمد شاہ مردانزئی	پی بی ۱۳ ژوب قلعہ سیف اللہ	حج و اوقاف زکوٰۃ
۸۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷ تربت I	وزیر تعلیم
۹۔ مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال / ایکسائز
۱۰۔ مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۱۔ مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶ پنجگور	وزیر ماہی گیری
۱۲۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۳۔ ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ۱ کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴۔ مسٹر عبیداللہ بابت	پی بی ۱۱ لورالائی	وزیر جیل خانہ جات
۱۵۔ مسٹر عبدالقہار ودان	پی بی ۸، قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶۔ سردار ثناء اللہ زہری	پی بی ۳۰، خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷۔ میر اسرار اللہ زہری	پی بی ۲۹ قلات	وزیر زراعت
۱۸۔ حاجی میر لشکری خان رئیسانی	پی بی ۲۴ بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات
۱۹۔ نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰۔ نوابزادہ چنگیز خان مری	پی بی ۱۶ سبی	مواصلات و تعمیرات
۲۱۔ میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر خوراک
۲۲۔ سردار نواب خان ترین	پی بی ۱۷ سبی / زیارت	وزیر بیاڈواسا
۲۳۔ سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰ لورالائی I	وزیر صحت

۲۴۔ مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۱۲ بارکھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳ کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷ پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷۔ عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴ کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸۔ ارجنداس بگٹی	ہندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹۔ حاجی سخی دوست محمد	پی بی ۵ چاغی
۳۰۔ مولانا سید عبدالباری	پی بی ۶ پشین I
۳۱۔ مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ
۳۲۔ نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی
۳۳۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲ جعفر آباد ر نصیر آباد
۳۴۔ مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۲۳ نصیر آباد
۳۵۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۲۵ بولان II
۳۶۔ نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۲۷ مستونگ
۳۷۔ مولانا محمد عطاءاللہ	پی بی ۲۸ قلات ر مستونگ
۳۸۔ مسٹر محمد اختر مینگل	پی بی ۳۱ خضدار II
۳۹۔ سردار محمد حسین	پی بی ۳۳ خاران
۴۰۔ سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی ۳۵ لسبیلہ II
۴۱۔ سید شیر جان	پی بی ۴۰ گوادر
۴۲۔ مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی
۴۳۔ مسٹر سترام سنگھ	سکھ پارسی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 16 جون 1996ء بمطابق 29 محرم الحرام 1417 ہجری

بروز اتوار بوقت چار بجکر دس منٹ (سہ پہر)

زیر صدارت جناب اسپیکر عبدالوحید بلوچ صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ آمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ الآخِرِ وَمَا
ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ہ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا وَمَا
یَخْدَعُوْنَ اِلاَّ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ہ فِیْ قُلُوْبِھِمْ
مَرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا
یَکْذِبُوْنَ ہ وَمَا عَلَیْنَا اِلاَّالْبَلاَغُ

ترجمہ :۔ اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔ یہ لوگ اللہ کو اور ایمان لانے والوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ یہ خود اپنے آپ کو ہی دھوکہ دے رہے ہیں۔ اور اس کا احساس نہیں کر رہے ہیں۔ ان کے دلوں میں روگ مرض تھا تو اللہ نے ان کا روگ مرض بڑھا دیا اور ان کو ان کے جھوٹ بولنے کی سزا میں عذاب دردناک ہوتا ہے۔ (وما علینا البلاغ)

جناب اسپیکر : جزاک اللہ سیکریٹری اسمبلی موجودہ اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کے پینل کا اعلان

مسٹر اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) : موجودہ اجلاس کے لئے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ 13 کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے بالترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

(1) مسٹر شوکت بشیر مسیح

(2) سید شیر جان بلوچ

(3) مولانا عطاء اللہ

(4) سردار سترام سنگھ

جناب اسپیکر : وزیر خزانہ بجٹ سال بابت 97-1996ء اور ضمنی بجٹ بابت سال 96-1995ء پیش کریں۔

میر محمد صادق عمرانی (پوائنٹ آف آرڈر) : جناب اسپیکر اخباری نمائندوں نے ویج ایوارڈ کے سلسلے میں بائی پاس کیا ہے۔ آپ اس پر بحث کرنے کی اجازت دیں۔

جناب اسپیکر : آپ تشریف رکھیں۔

میر محمد صادق عمرانی : کیونکہ ہم ان کی حمایت کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں بولنے کا موقع دیں۔

جناب اسپیکر : قائد ایوان ان کے مسئلے پر Consider کریں گے۔ للذا آپ تشریف رکھیں۔

سردار محمد اختر مینگل : جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔ کیونکہ جناب اسپیکر...... کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا سردار صاحب آپ تشریف رکھیں آپ تشریف رکھیں...... (مداخلت)

سردار محمد اختر مینگل : کیونکہ موجودہ دور حکومت نے دو بجٹ پہلے پیش کئے ہیں یہ ان کا تیسرا بجٹ ہے اپوزیشن کو ہر وقت نظرانداز کیا جارہا ہے۔ اس احتجاج کے حوالے سے ہم اپوزیشن واک آوٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر متحدہ اپوزیشن کے ارکان واک آوٹ کر گئے)

جناب اسپیکر : وزیر خزانہ بجٹ پیش کریں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مداخلت)

میر ظہور حسین خان کھوسہ : پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر

جناب اسپیکر : کھوسہ آپ تشریف رکھیں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب اسپیکر ہم اجلاس سے بائیکاٹ کرتے ہیں۔ ظہور حسین خان کھوسہ چلے گئے اور جمہوری وطن پارٹی کے ارکان ایوان سے چلے گئے۔

جناب اسپیکر : وزیر خزانہ بجٹ مالی سال 97-1996ء پیش کریں۔

محترم اسپیکر شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں آپ سے مالی سال 97-1996ء کے بجٹ تخمینے اس باوقار ایوان میں پیش

کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب عالی : آج کا دن اس لحاظ سے اہم ہے کہ یہ منتخب حکومت کو نہ صرف اپنی کارکردگی کے جائزے کا موقع فراہم کرتا ہے بلکہ حکومت اپنے آئندہ کے منصوبوں کے لئے عوام کی منظوری بھی حاصل کرتی ہے یہ احتساب اور جوابدہی کا موقع بھی ہے۔ کیونکہ آج منتخب حکومت کو عوام کے روبرو اپنے تمام اقدامات اور کامیابیوں کا گوشوارہ پیش کرنا ہوتا ہے تاکہ یہ اندازہ ہوسکے کہ وہ کس حد تک عوام کی امنگوں اور خواہشات پر پورا اتری ہے۔

جناب اسپیکر : چونکہ یہ حکومت عوامی مینڈیٹ لے کر اقتدار میں آئی ہے اس لئے ہم عوام کو یہ بتانا چاہیں گے کہ ہم نے کس حد تک اس مینڈیٹ کو پورا کیا ہماری منتخب حکومت بجا طور پر امن اور یکجہتی کے قیام مستحکم مالی انتظام کاری اور ایک اچھی حکومت کے لازمی اجزاء کی فراہمی پر فخر کرسکتی ہے۔ یہ وہ عناصر ہیں جن کے بغیر بامقصد اقتصادی ترقی کے مقاصد حاصل نہیں کئے جاسکتے ہماری حکومت محدود وسائل کے باوجود ایسی معاشی پالیسیاں وضع کرنے کا پختہ عزم رکھتی ہے جن کے ذریعے عوام کا معیار زندگی بلند کیا جاسکے اور ان کی زندگی میں بہتری لائی جاسکے۔ ہماری ترقیاتی حکمت عملی سرمائے کے اثاثوں کی تشکیل کے بجائے انسانی وسائل کی ترقی اور عوام کو بہتر معیار زندگی کی فراہمی پر مبنی ہے۔

جناب اسپیکر : جہاں تک اس صوبے کی اقتصادی ترقی کا تعلق ہے میں اس موقع پر بلوچستان کو درپیش اقتصادی اور سماجی چیلنجوں کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ ملک میں خواندگی کی سب سے کم شرح اس صوبے میں ہے جو 26 فیصد ہے ہماری فی کس پیداوار قومی اوسط کا محض 60 فیصد ہے جبکہ صوبے کی مجموعی پیداوار (gdp) مجموعی قومی پیداوار کا صرف 4 فیصد ہے اشیاء کی تیاری کے شعبے میں بلوچستان میں کام کرنے والے صنعتی یونٹ محض ایک فیصد پیداوار دیتے ہیں پرائمری اسکولوں میں بچوں کے داخلے کی قومی

اوسط 60 فیصد ہے جبکہ بلوچستان میں یہ 33 فیصد کے لگ بھگ ہے صوبے میں صرف 38 فیصد لوگ بجلی سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ بجلی کی مجموعی کھپت میں بلوچستان کا حصہ محض 3.3 فیصد ہے جو نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہ اعداد و شمار درحقیقت صوبے کی پسماندگی اور اس کے احساس محرومی کی عکاسی کرتے ہیں اس عدم توازن کو دور کرنے اور بلوچستان کو اقتصادی اور سماجی زندگی کے قومی دھارے میں شامل کرنے کے لئے ہمیں قلیل مدت درمیانی مدت اور طویل مدت کے مقاصد اور منصوبوں پر مبنی ایسی ترقیاتی حکمت عملی وضع کرنا ہوگی جو مقامی ترجیحات پر مبنی ہو ایسی حکمت عملی اسی صورت میں ممکن ہو سکتی ہے کہ اقتصادی سیاسی اور سماجی عمل میں عوام مربوط اور موثر انداز میں شرکت کریں۔

جناب اسپیکر : ان اقتصادی اور سماجی مجبوریوں کے پس منظر میں بلوچستان میں بجٹ کی تیاری اس لحاظ سے ایک مشکل اور کٹھن کام ہے کہ محدود وسائل محاصل کی کمی اخراجات جاریہ میں اضافے ترقیاتی اخراجات میں اضافے کے رجحان مہنگائی اور سب سے بڑھ کر حکومت سے ان توقعات کی وابستگی کہ حکومت روزگار کی فراہمی قیمتوں پر کنٹرول سماجی خدمات کی فراہمی اور بڑے بڑے منصوبوں سمیت ہر کام کی ذمہ دار ہے نے مسائل میں اضافہ کر دیا ہے بلوچستان کے اپنے وسائل اور اس کی ٹیکسوں کی بنیاد بھی بہت محدود ہے لہٰذا اتنے وسائل مہیا نہیں ہو سکتے جن کے ذریعے اتنے بڑے پیمانے پر ترقیاتی کام ہو سکیں جن سے عام آدمی کی فلاح و بہبود اور خوشحالی کو یقینی بنایا جا سکے۔

جناب اسپیکر : بلوچستان کی اس صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے 80 کے عشرہ کے وسط میں بلوچستان کے لئے ایک خصوصی ترقیاتی پروگرام تشکیل دیا گیا جو زیادہ تر غیر ملکی امداد پر مبنی تھا۔ اس پروگرام کا مقصد بلوچستان کو دوسرے صوبوں کی برابر لانا تھا۔ صوبے کو معمول کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے علاوہ خصوصی ترقیاتی پروگرام کے منصوبوں کے لئے سالانہ 150 کروڑ روپے دیئے گئے۔ اس پروگرام کے تحت بنیادی نوعیت کے جو اہم منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچے ان میں پسنی فش ہاربر بلوچستان کا زراعت

اور توسیع کا مطابقت پذیری کا تحقیقی منصوبہ بلوچستان کا مربوط علاقائی ترقیاتی پروگرام ساحلی سڑکیں دیہی علاقوں کو بجلی کی ترسیل کوئٹہ کا فراہمی آب اور نکاسی کا منصوبہ بلوچستان کا آبپاشی کی چھوٹی اسکیموں اور زراعت کا ترقیاتی منصوبہ بلڈوزروں کی فراہمی سڑکوں کی تعمیر میں استعمال ہونے والی مشینری اور ڈرلنگ رگز اور ساحلی علاقوں کے ماہی گیروں میں تقسیم کے لئے ماہی گیری کے آلات کی فراہمی جیسے منصوبے شامل ہیں خصوصی ترقیاتی پروگرام پر عملدر آمد گزشتہ این ایف سی ایوارڈ کے بعد اس مفروضے کی بنیاد روک دیا گیا کہ 1990ء کے این ایف سی ایوارڈ کے تحت وسائل کی کافی تقسیم عمل میں آئے گی جو ان بنیادی نوعیت کے منصوبوں پر کام جاری رکھنے کے لئے کافی ہوگی۔

جناب اسپیکر : این ایف سی ایوارڈ کے تحت وسائل کی تقسیم کی جو نشاندہی کی گئی تھی اس پر مختلف وجوہات کی بناء پر کبھی عملدر آمد نہیں ہوا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بلوچستان ترقی کے عمل میں آگے بڑھنے سے محروم رہا۔

اس فورم کے توسط سے ہم وفاقی حکومت سے یہ پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بلوچستان کی ترقی پر خصوصی توجہ دے اور نئے منصوبوں کے علاوہ بعض جاری اہم منصوبوں پر عملدر آمد کے لئے خصوصی ترقیاتی پروگرام کا دوبارہ آغاز کرے۔ ان میں پسنی کی بجلی کی ٹرانسمیشن کا منصوبہ' ساحلی سڑک دیہی علاقوں کو بجلی کی ترسیل' کوئٹہ ژوب ڈی آئی خان روڈ' گوادر پورٹ کی ترقی کوئٹہ میں جہازوں کے رات کو اترنے کی سہولت اور کوئٹہ اور خلیجی ریاستوں کے درمیان فضائی رابطے کے منصوبے خاص طور سے قابل ذکر ہیں یہاں پر اس بات کی وضاحت کرتا چلوں کہ اس قسم کے ترقیاتی پیکج دوسرے صوبوں کو دیئے جاچکے ہیں۔

جناب اسپیکر : ہمارا اس بات پر پختہ یقین ہے کہ کسی بھی معاشرے کی ترقی کے لئے اگر امن اور استحکام کو بنیادی اہمیت حاصل ہے تو اتنی ہی اہمیت ترقی اور خوشحال کا

مقصد حاصل کرنے کے لئے مالی وسائل کی دستیابی کو بھی حاصل ہے۔ اس مقصد کے حصول کی خاطر ہماری حکوت نے مالی وسائل پیدا کرنے کے لئے کئی ٹھوس اقدامات کئے تاکہ ترقی کا عمل مستحکم ہوسکے ہم محتاط معاشی اقدامات بروئے کار لاکر اور غیر ضروری اخراجات میں تخفیف کرکے اس قابل ہوئے کہ ترقیاتی عمل کے لئے دستیاب وسائل میں اضافہ کرسکیں۔

جناب اسپیکر : اس بات کو محسوس کرتے ہوئے کہ ترقی کیبڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے زیادہ وسائل پیدا کرنے کی ضرورت ہے ہماری حکومت غیر ضروری اخراجات کو سختی سے کنٹرول کرکے غیر ترقیاتی اخراجات میں تخفیف پر خصوصی توجہ مرکوز رکھی۔ اس کے ساتھ ہی صوبے کو اپنی آمدنی میں اضافے پر بھی خصوصی توجہ دی گئی تاکہ اضافی وسائل دستیاب ہوسکیں لیکن ہم نے اس بات کو بھی مدنظر رکھا کہ عام آدمی پر بوجھ نہ پڑے اور اسے مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ مالیاتی دباؤ اور رکاوٹوں کے باوجود جن کا ہمیں سال کے دوران سامنا رہا ہم نے صرف مناسب بچت کرکے یہ رقم ترقیاتی منصوبوں کے لئے فراہم کرنے میں کامیاب رہے بلکہ ہم نے محکمہ جاتی اخراجات کو بھی اپنی حدود میں رکھا جن کی اس ایوان نے 96-1995ء کے بجٹ میں منظوری دی تھی۔

جناب اسپیکر : جہاں تک ترقیاتی عمل میں وسائل کی فراہمی کا تعلق ہے میں یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں کہ مالیاتی نظم و ضبط کے اس سخت معیار پر عمل کرتے ہوئے ہم بجٹ میں 180 کروڑ روپے کی فاضل رقم میں اضافہ کرکے ترقیاتی منصوبوں کے لئے دو سو تیس کروڑ روپے فراہم کرنے میں کامیاب رہے۔ اتنے بڑے پیمانے پر وسائل کی دستیابی شدید دباؤ کے باوجود صرف محتاط اور دور رس معاشی اقدامات کے ذریعے ہی ممکن ہوسکی۔ غیر ترقیاتی اخراجات سے صوبے کے ترقیاتی پروگرام کو فراہم کی جانے والی یہ سب سے بڑی رقم ہے۔

جناب اسپیکر : میں یہ بات ریکارڈ پر لاتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ صوبے کی اقتصادی ترقی کے لئے اضافہ وسائل پیدا کرنے میں یہ ہماری منتخب حکومت تھی جس نے بجٹ کے ساتھ مالیاتی بل بھی پیش کیا ہماری یہ کوشش انتہائی اہمیت کی حامل تصور کی جاتی ہے اور اس سمت میں ہماری کوششیں دیرپا بنیادوں پر جاری رہیں گی۔

جناب اسپیکر : آئین کی دفعات کے تحت حکومت قومی مالیاتی کمیشن کی تشکیل کی پابندی ہے اور ہم این ایف سی کی تشکیل پر صدر پاکستان کے تہہ دل سے مشکور ہیں این ایف سی ہمیں ان مسائل کو اجاگر کرنے کا نادر موقع فراہم کرتا ہے جن کا اس صوبے کو آئین کے احکامات کے مطابق ذمہ داریوں کی انجام دہی میں سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ وفاق سے مالیاتی وسائل کی منتقلی بلوچستان کے لئے بنیادی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ ہمیں یہ سائل صوبے کے عوام کیا قتصادی اور سماجی خدمات کے لئے استعمال کرنے ہوتے ہیں وفاق سے وسائل کی یہ منتقلی صوبے کی مجموعی آمدنی کا 95 فیصد کے لگ بھگ ہے موجودہ این ایف سی ایوارڈ اس مہینے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور تمام امکانات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ 1990ء کے این ایف سی میں وسائل کی تقسیم کا جو فارمولا متعین کیا گیا تھا وہی مزید ایک سال تک جاری رہے گا۔ N.F.C 1990ء میں جو پروجیکشن کی گئی تھی اس کے مطابق ہمیں گیس ڈویلپمنٹ سرچارج میں تقریباً 7 ارب روپے ملنے چاہئے تھے مگر ہمیں بہت کم رقم ملی۔ اس نقدان کے باعث ہمارے وسائل میں N.F.C پروجیکشن سے تقریباً 4.5 ارب روپے کی کمی آئی ہے۔

جناب اسپیکر : یہ صوبے کی مستقبل کی مالی ضروریات کے حوالے سے ایک بہت ہی اہم مسئلہ ہے۔ ایک منتخب نمائندے کی حیثیت سے میں پورے اعتماد سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ صوبے کے مفادات کا تحفظ کرنا ہماری اخلاقی ذمہ داری ہے یہ بات سب کے علم میں ہے کہ گزشتہ این ایف سی ایوارڈ میں قومی وسائل کی تقسیم کی بنیاد

صرف متعلقہ صوبوں کی آبادی تھی۔ میں یہاں یہ بات زور دے کر کہنا چاہوں گا کہ آبادی وسائل کی تقسیم کے سلسلے میں ایک ضروری شرط تو ہوسکتی ہے لیکن ایک مناسب اور موزوں شرط نہیں ہوسکتی۔ ہم یہ پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اگلے این ایف سی ایوارڈ میں قابل تقسیم پول میں سے وسائل اور آمدنی کی تقسیم کے فارمولے میں آبادی کے ساتھ ساتھ رقبے اور پسماندگی کو بھی ایک لازمی معیار کے طور پر شامل کیا جائے یہ اصول دنیا کے ان بہت سے ملکوں میں تسلیم کیا گیا ہے جو ابھی ترقی کے مراحل میں ہیں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وفاق سے وسائل کی منتقلی کا ایک مقصد یہ بھی ہے۔ کہ ملک کے تمام علاقوں کو بنیادی ضروریات یکساں اور مساوی انداز میں مہیا کی جائیں۔ لٰہذا ایک ایسا صوبہ یا علاقہ جو نسبتا" کم ترقی یافتہ ہے یا اس کی فی کس آمدنی کم ہے اسے اس سے زیادہ حصہ ملنا چاہئے جو آبادی کے لحاظ سے اس کے لئے مخصوص ہے۔

جناب اسپیکر : بلوچستان اس وقت ملک کا سب سے پسماندہ صوبہ ہے رقبے کے لحاظ سے یہ صوبہ ملک کا 43 فیصد ہے جبکہ آبادی کے لحاظ سے یہ پورے ملک کی آبادی کا تقریبا" 5 فیصد بنتا ہے بلوچستان مستقل طور پر پسماندگی کی صورتحال سے دو چار ہے وسائل کی تقسیم میں اسے آبادی کی بنیاد پر حصہ ملتا ہے ہمیں وسائل کا محض 5.3 فیصد حصہ دیا جاتا ہے جس کے ذریعے ترقی کے مطلوبہ مقاصد کبھی حاصل نہیں کئے جاسکتے ہم وفاقی حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ جب تک نیا این ایف سی ایوارڈ التواء میں ہے اور بلوچستان سے حاصل ہونے والی گیس کی آمدنی میں معقولیت پیدا نہیں کرلی جاتی بلوچستان کو ایک مناسب گرانٹ (Subvention) دی جائے تاکہ صوبہ اپنی ترقیاتی ضروریات اور اخراجات کو پورا کرسکے یہ امر قابل ذکر ہے کہ این ایف سی ایوارڈ سے پہلے وفاقی حکومت صوبے کا خسارہ پورا کرتی رہی ہے۔ لٰہذا اب N.F.C کی مدت کے ختم ہونے کے بعد وفاقی حکومت کی یہ آئینی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ حکومت بلوچستان کا بجٹ خسارہ پورا کرے۔

جناب اسپیکر : قبل اس کے کہ میں بلوچستان میں وفاقی منصوبوں اور آمدنی و اخراجات کے تخمینوں کا ذکر کروں میں اگلے مالی سال کے دوران مجموعی وسائل کی صورتحال کے بارے میں بتانا چاہوں گا۔

جناب اسپیکر : یہ ایوان اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ اس صوبے کو 95 فیصد وسائل کی منتقلی آئینی انتظامات کے تحت وفاقی حکومت سے حاصل ہوتی ہے وسائل کی یہ منتقلی این ایف سی ایوارڈ پر مبنی ہے۔ بلوچستان کو اس کی آبادی کی بنیاد پر قابل تقسیم پول میں سے 5.3 فیصد حصہ ملتا ہے صوبے کو اگلے مالی سال کے بجٹ تخمینہ کے مطابق وفاق سے 1133 کروڑ روپے ملیں گے جو 96-1995ء کے بجٹ تخمینہ کے مقابلے میں 122 کروڑ روپے کم ہیں آمدنی میں اس کمی نے صوبائی حکومت کو آئندہ بجٹ سازی کے حوالے سے ایک مشکل صورتحال سے دو چار کردیا ہے وفاقی حکومت سے وسائل کی منتقلی کے یہ تخمینے ہماری توقعات اور ضروریات سے بہت کم تھے کیونکہ ہم ان سے تنخواہوں اور الاؤنس کی مد میں بھی اپنی اخراجات جاریہ کی ضروریات کو پورا نہیں کرسکتے تھے ہمارے پاس کوئی فاضل آمدنی بھی دستیاب نہیں تھی جسے ہم زیر تکمیل اسکیموں کو مکمل کرنے کے لئے استعمال کرسکتے۔ اس مالیاتی صورتحال میں صوبائی حکومت کے امور کی انجام دہی لازماً" جاتی اس مالیاتی بحران کو محسوس کرتے ہوئے وفاقی حکومت نے صوبے کو بجٹ سازی میں مدد دینے کے لئے 170 کروڑ روپے کی گرانٹ کا اعلان کیا جس کی وجہ سے ہمارے بجٹ خسارہ میں کچھ کمی اجنے گی اس سلسلے میں ہم صدر مملکت اور وزیر اعظم کے مشکور ہیں۔

جناب اسپیکر : اب میں بلوچستان میں جاری وفاقی منصوبوں کے بارے میں مختصراً" آپ کو بتاؤں گا 97-1996ء کے لئے سرکاری شعبے کے وفاقی ترقیاتی پروگرام کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اگلے سال کے دوران ان تمام منصوبوں کے لئے کم رقم رکھی گئی ہے اس سے نہ صرف منصوبوں کے اخراجات میں اضافہ ہوگا

بلکہ تکمیل میں تاخیر بھی ہوگی سینڈک کا تانبے اور سونے کا منصوبہ جو بارہ سو کروڑ روپے کی لاگت سے شروع کیا گیا تھا اب آزمائشی پیداوار کے مرحلے میں ہے اس منصوبے کو ورکنگ کیپٹل کے طور پر 150 کروڑ روپے کی ضرورت ہے لیکن 97-1996 کے دوران اس کے لئے محض 60 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ کم و بیش یہ تمام رقم منصوبے کے واجب الاداء قرضوں کی ادائیگی میں استعمال ہوجائے گی لہٰذا اس منصوبے کو صحیح طور پر چلانے اور بروئے کار لانے کے لئے 150 کروڑ روپے کی مزید رقم درکار ہوگی۔

بولان میڈیکل کالج کی تعمیر شروع ہوئے 24 واں سال جاری ہے اس کی تکمیل کے لئے 15 کروڑ روپے کی ضرورت ہے لیکن اس کے لئے صرف 5 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو ٹھیکیداروں کے واجب الاداء بلوں کی ادائیگی میں استعمال ہوجائیں گے اس طرح منصوبے پر کوئی عملی پیش رفت ممکن نہ ہوسکے گی صوبائی حکومت نے درخواست کی ہے کہ مزید 10 کروڑ روپے کی رقم مہیا کی جائے تاکہ منصوبے پر کام مکمل ہوسکے۔ اور جاپان کی گرانٹ کے تحت 47 کروڑ روپے مالیت کی مشینری اور آلات بھی نصب ہوسکیں جو کہ ہسپتال کی عمارت کی تکمیل سے منسلک ہیں۔ اور منصوبے کے ہسپتال بلاک میں باقاعدہ کام کا آغاز کردیا جائے اس منصوبے پر تعمیراتی کام کی رفتار تیز کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے اپنے محدود وسائل سے دو کروڑ روپے کی رقم بطور financing Bridge مہیا کی ہے۔

1994ء میں وزیر اعظم پاکستان نے کوئٹہ کے دورے کے موقع پر صوبائی سنڈیمن ہسپتال کے لئے ایم آر آئی (Scaners) کے عطیے کا اعلان کیا تھا اس آلے کی قیمت 8 کروڑ روپے ہے جبکہ وفاقی حکومت نے اس کے لئے بہت ہی کم رقم یعنی 1 لاکھ روپیہ مختص کیا ہے۔ پانی کی فراہمی کے شعبے میں وفاقی حکومت پٹ فیڈر نہر کی توسیع اور بحالی کے منصوبے کے لئے رقم فراہم کر رہی ہے یہ منصوبہ 670 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہوگا۔ 97-1996ء کے لئے منصوبے کے ضروریات 170 کروڑ روپے ہیں لیکن

اس کے لئے 152 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ منصوبے پر کام جاری رکھنے اور اس کی بروقت تکمیل کے لئے وفاقی حکومت سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ مطلوبہ رقم مہیا کرے۔ واضح رہے کہ منصوبے کی تکمیل پر اس قرضے کی ادائیگی صوبائی حکومت کو خود اپنے وسائل سے کرنا ہوگی۔ جہاں تک کیر تھر نہر کی بحالی کے توسیعی منصوبے کا تعلق ہے اس کے لئے 18 کروڑ 50 لاکھ روپے کی منظوری دی گئی تھی اس کے لئے ساٹھ فیصد فنڈز وفاقی حکومت نے اور 40 فیصد فنڈز صوبائی حکومت نے مہیا کرنے ہیں۔ طے شدہ فارمولے کے مطابق وفاقی حکومت کو 11 کروڑ 40 لاکھ روپے دینے ہیں جبکہ باقی رقم یعنی 7 کروڑ 10 لاکھ روپے صوبائی حکومت کا حصہ ہوگا۔ صوبائی حکومت نے مالی سال 1995-96ء کے دوران اپنے حصے کی 20 فیصد سے زیادہ رقم جاری کردی ہے لیکن وفاقی حکومت کی جانب سے فنڈز کی فراہمی کا اب تک انتظار ہے۔

جناب اسپیکر : اب میں اس باوقار ایوان کی توجہ صوبے میں موجود قومی شاہراہوں کی جانب مبذول کرانا چاہوں گا۔ بلوچستان سے پانچ اہم قومی شاہراہیں گزرتی ہیں جن کی مجموعی لمبائی 2330 کلومیٹر ہے جو پورے ملک میں قومی شاہراہون کے نظام کا 35 فیصد ہے ان پانچ شاہراہوں میں سے خضدار کراچی سیکشن اور کوئٹہ دالبندین تفتان سیکشن پر تقریباً" 3 سو کلومیٹر پر کام ہو رہا ہے۔ لیکن کوئٹہ ژوب ڈی آئی خان سیکشن قلعہ سیف اللہ رکھنی سیکشن لیاری گوادر سیکشن اور ڈیرہ اللہ یار سبی سیکشن پر کوئی کام شروع نہیں ہوا گزشتہ تین برسوں کے دوران قومی شاہراہوں کے ان منصوبوں کے لئے فنڈز کی فراہمی مسلسل انحطاط کا شکار ہے جو سال 1993-94ء میں 150 کروڑ روپے سے کم ہو کر اگلے سال 1994-95ء میں 120 کروڑ اور پھر اس سے آئندہ سال 1995-96ء میں 50 کروڑ روپے رہ گئی ہمیں اس بات کا خدشہ ہے کہ اگر ان منصوبوں کے لئے اس طرح بہت ہی کم رقم کی فراہمی کا سلسلہ جاری رہا تو ان کی تکمیل میں مزید 10 سال لگ جائیں گے۔ ہم نے وفاقی حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ اگلے سال کے دوران

160 کروڑ روپے مہیا کرے تاکہ جاری منصوبہ جات مکمل ہو سکیں ان شاہراہوں کو گاڑیوں کی آمدورفت کے قابل بنایا جاسکے۔

1995-96ء کے نظرثانی شدہ تخمینے : بجٹ تخمینوں میں صوبائی آمدنی 56 کروڑ روپے تھی لیکن ہم 59 کروڑ روپے کے وسائل پیدا کرنے میں کامیاب رہے اس طرح صوبے کی اپنی آمدنی میں 3 کروڑ روپے کا اضافہ ہوا۔ صوبائی آمدنی صوبے کو دستیاب وسائل کا 5 فیصد ہے جبکہ باقی 95 فیصد رقم وفاقی حکومت آئین کے تحت صوبے کو مہیا کرتی ہے موجودہ سال کے بجٹ تخمینے میں وفاقی حکومت کی جانب سے منتقل کی جانے والی رقم 1256 کروڑ روپے ظاہر کی گئی تھی جو نظرثانی شدہ تخمینوں میں 1221 کروڑ روپے رہ گئی اس طرح 35 کروڑ روپے کی کمی کی گئی وفاقی ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی جس میں انکم ٹیکس سیلز ٹیکس تمباکو اور چینی پر ایکسائز ڈیوٹی شامل ہیں اضافے کا رجحان سامنے آیا اور یہ رقم 543 کروڑ روپے سے بڑھ کر 561 کروڑ روپے ہوگئی البتہ گیس کی کی آمدنی میں نمایاں کمی سامنے آئی جو 53 کروڑ روپے کی تھی بجٹ تخمینوں میں گیس کی آمدنی 712 کروڑ روپے تھی جو نظرثانی شدہ تخمینوں میں گھٹ کر 659 کروڑ روپے رہ گئی مجموعی طور پر نظرثانی شدہ تخمینوں میں وفاقی حکومت کی جانب سے صوبے کو وسائل کی منتقلی میں 35 کروڑ روپے کی کمی واقع ہوئی سب سے بڑی کمی گیس پر ایکسائز ڈیوٹی اور رائلٹی کی مد میں رہی جو بجٹ تخمینوں کے 253 کروڑ روپے سے کم ہو کر 203 کروڑ روپے رہ گئی۔

حکومت کو فنڈز کی ترسیل کی صورتحال اس وقت مزید خراب ہوگئی جب وفاقی حکومت نے واپڈا اور گیس کے واجبات کی مد میں کٹوتیاں کرلیں جولائی 95ء سے مئی 96ء تک وفاقی حکومت نے اس مد میں 32 کروڑ کی رقم مہیا کرلی۔

جہاں تک اخراجات جاریہ کا تعلق ہے ہم نے کافی بچت کا مظاہرہ کیا اور محکمہ جاتی اخراجات کے سلسلے میں بھی ہم منظور شدہ حدود کے اندر ہی رہے تاہم گندم کی قیمتوں

میں ناگہانی اضافے اور خوراک پر دی جانے والی اعانت پر اخراجات 30 کروڑ روپے سے بڑھکر 60 کروڑ روپے ہوگئے۔ اسی طرح صوبائی حکومت کے تقریباً" ڈھائی ہزار ملازمین کی رضاکارانہ ریٹائرمنٹ کے باعث پنشن کی مد میں اٹھنے والے اخراجات میں بھی 40 کروڑ روپے کا اضافہ ہوا ان دو بڑے اضافوں کی وجہ سے کم و بیش 70 کروڑ روپے کے اضافی اخراجات برداشت کرنے پڑے اس طرح مجموعی اخراجات جاریہ 1151 کروڑ روپے تک جا پہنچے۔

جناب اسپیکر : ان ناگزیر اخراجات کے باوجود سرکاری شعبے کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے فاضل آمدنی کا جو ہدف 180 کروڑ روپے رکھا گیا تھا وہ رواں مالی سال کے دوران بڑھ کر 230 کروڑ روپے ہوگیا جو 50 کروڑ روپے یعنی 28 فیصد اضافے کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ صورتحال واضح طور پر اس حکومت کی ان پالیسیوں کی عکاسی کرتی ہے کہ ایک جانب تو غیر ترقیاتی اخراجات کم کئے جائیں اور دوسری جانب عام آدمی کی فلاح و بہبود کے لئے ترقیاتی اسکیموں کے لئے مزید وسائل فراہم کئے جائیں۔

1996-97ء کے بجٹ تخمینے

جناب اسپیکر : آپ کی اجازت سے اب میں مالی سال 1996-97 کے بجٹ تخمینے ایوان میں پیش کروں گا اس سال کے دوران وفاقی حکومت کی جانب سے وسائل کی منتقلی کا تخمینہ 1133 کروڑ روپے ہیں جو 95-96ء کے نظر ثانی شدہ تخمینے یعنی 1221 کروڑ کے مقابلے میں 88 روپے کم ہے 95-96ء کے نظر ثانی شدہ تخمینے سے مقابلہ کیا جائے تو اگلے سال کے دوران وفاقی ٹیکسوں سے ملنے والی آمدنی بڑھکر 635 کروڑ روپے ہونے کی توقع ہے اس طرح اس میں 74 کروڑ روپے کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے لیکن دوسری جانب گیس سے ہونے والی آمدنی کی مد میں صوبے کو جو وسائل منتقل ہوں گے وہ

497 کروڑ روپے ہیں جبکہ 96-95ء کے نظر ثانی شدہ تخمینوں میں یہ رقم 659 کروڑ روپے تھی اس طرح اس مد میں 162 کروڑ روپے یعنی 25 فیصد کی واقع ہوئی ہے سب سے بڑی کمی گیس ترقیاتی سرچارج کی مد میں ہے جو 96-95ء کے نظر ثانی شدہ تخمینے کے 456 کروڑ کے مقابلے میں 285 کروڑ روپے ہے جو 170 کروڑ روپے کی کمی کی نشاندہی کرتا ہے۔

تقابلی بنیادوں پر دیکھا جائے تو اگلے مالی سال کے دوران وفاقی حکومت کی جانب سے صوبے کو وسائل کی منتقلی میں مجموعی طور پر 88 کروڑ روپے کی کمی واقع ہوگی صوبائی حکومت کی مالی مشکلات کا احساس کرتے ہوئے وفاقی حکومت نے بجٹ خسارے کو پورا کرنے کے لئے صوبے کو 170 کروڑ روپے کی گرانٹ مہیا کی ہے 96-1995ء کے دوران صوبائی آمدنی 56 کروڑ روپے رہی جبکہ 97-1996ء میں یہ بڑھ کر 62 کروڑ روپے ہو جائے گی اس طرح اس میں 11 فیصد اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے 8 کروڑ روپے کی اضافی رقم وصولی کے بہتر نظام اور نئے وسائل پیدا کرنے کے اقدامات کے ذریعے حاصل کی جائے گی ہماری آمدنی میں یہ بہتری ان مالیاتی اقدامات کے ذریعے ممکن ہوئی ہے جن کی منظوری صوبائی کابینہ نے دی تھی صوبائی محکموں کی جانب وصولی کی بہتر کوششوں اور نگرانی کے موثر نظام کی بدولت 8 کروڑ روپے کے اضافی وسائل مہیا ہوں گے۔

اخراجات جاریہ : 97-1996ء کے لئے اخراجات جاریہ صوبائی محکموں کی ضروریات اور مطالبات کی بنیاد پر 1291 کروڑ رکھے گئے ہیں جو 96-95ء میں 1151 کروڑ تھے اس طرح ان میں محض 12 فیصد کا معمولی اضافی ہوا۔ ان میں گندم پر سبسڈی کی مد میں 65 کروڑ روپے پنشن کی ادائیگی کی مد میں 44 کروڑ روپے قرضوں کی ادائیگی میں 240 کروڑ روپے اور محکمانہ اخراجات کی مد میں 943 کروڑ روپے کی رقوم شامل ہیں اضافی اخراجات سوشل ایکشن پروگرام کے سلسلے میں حکومت کے ان وعدوں کے عکاسی

کرتے ہیں جو اس نے بنیادی صحت اور پرائمری تعلیم کے ضمن میں تنخواہوں کے سوا دوسری مدوں میں عطیات دینے والے ملک سے کئے ہیں۔

اس کے علاوہ پولیس اور لیویز جیسی قانون نافذ کرنے والے ایجنسیوں کی ضروریات کو بھی کافی حد تک پورا کیا گیا ہے سرکاری اثاثوں اور املاک کی مرمت اور دیکھ بھال کے سلسلے میں بھی مناسب رقم رکھی گئی ہے۔ حالانکہ یہ محکموں کی ضروریات اور مطالبات سے کم ہے۔ اس طرح ان اخراجات پر نظر ڈالی جائے تو ترقیاتی عمل میں سرمایہ کاری کے لئے بہت کم فاضل رقم بچتی ہے اس لئے ہم نے یہ ضروری سمجھا کہ اخراجات جاریہ کو کم کرکے 1241 کروڑ کی سطح پر لانے کے لئے 5 فیصد کی کٹوتی کی جائے تاکہ بجٹ کے ذریعے اگلے مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں مدد دینے کے لئے زیادہ رقم مہیا کی جاسکے۔

گندم پر سبسڈی کے لئے 65 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس میں MINFA اور پاسکو کے 25 کروڑ روپے کے بقایاجات بھی شامل ہیں۔ اس طرح ہم 100 کروڑ روپے کی فاضل رقم اگلے سال کے ترقیاتی پروگرام کے لئے دے سکیں گے۔

ترقیاتی پروگرام 97-1996ء

جناب اسپیکر : اب میں آپ کی اجازت سے مالی سال 97-1996ء کے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام پر کچھ روشنی ڈالوں گا۔ اس بارے میں اس وقت تفصیل میں جانا اور مکمل اعداد و شمار پیش کرنا ممکن نہیں کیونکہ یہ تمام باتیں سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کی دستاویز اور وائٹ پیپر میں تفصیل کے ساتھ موجود ہیں لیکن میں اپنی تقریر میں زیادہ تر اپنی حکومت کی ترقیاتی حکمت عملی اور بعض بنیادی شعبوں کو اجاگر کروں گا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں اس تاثر کی بھی سختی سے نفی کرنا چاہوں گا کہ جن شعبوں کا میری تقریر میں ذکر نہیں انہیں نظرانداز کر دیا گیا ہے یا

انہیں کم ترجیح دی گئی ہے ایسی کوئی بات ہرگز نہیں ہے۔

جناب اسپیکر : اگر مالی مشکلات اور دباؤ کے باوجود اقتصادی ترقی کے عمل کو مستحکم بنانے کی بنیادی اہمیت کو مدنظر رکھا جائے۔ تو سرکاری شعبے کا ایک حوصلہ مندانہ پروگرام وضع کرنے کا کوئی آسان حل موجود نہیں۔ اس کے لئے صوبائی حکومت کو ہر سطح پر غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی اور اپنی آمدنی کی بنیاد کو وسیع بنانے کے لئے خود کو وقف کرنا ہوگا یہی وہ نکتہ ہے جس پر اگلے مالی سال کے بجٹ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

فی الحال ہمارے پاس 100 کروڑ روپے کے نقد وسائل فاضل ریونیو کے طور پر موجود ہیں جو ہم اپنے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے لئے فراہم کریں گے اس کے علاوہ غیر ملکی منصوبہ جاتی امداد بھی موجود ہے۔ اس صورتحال میں ہم نے 300 کروڑ روپے کی نقد حصے کے ساتھ اپنا سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام وضع کیا ہے جس کی بنیاد صوبے کے عوام کی ضروریات اور ان کی امنگوں پر رکھی گئی ہے مجھے یقین ہے کہ بچت کے مناسب اقدامات کے ذریعے اور وفاقی حکومت سے متوقع امداد کے پیش نظر 200 کروڑ روپے صوبے کو مہیا کرسکیں گے تاکہ ترقیاتی پروگرام پر عملدرآمد میں وسائل کی جس کمی کا سامنا ہے اسے پورا کیا جاسکے۔ 97-1996ء کے لئے سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام 550 کروڑ روپے پر مقرر کیا گیا ہے جس میں 250 کروڑ روپے کی غیر ملکی منصوبہ جاتی امداد شامل ہے اس میں 300 کروڑ روپے کی داخلی سرمایہ کاری بھی شامل ہے اس ترقیاتی پروگرام کا بنیادی مقصد معیشت کے مختلف شعبوں میں 199 زیر تکمیل منصوبوں کو مکمل کرنا اور انہیں مستحکم بنانا ہے ترقیاتی پروگرام کی 42 فیصد رقم سوشل ایکشن پروگرام کے لئے مختص کردی گئی جبکہ باقی 58 فیصد حصہ معیشت کے دوسرے شعبوں کے لئے مختص کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر : سوشل ایکشن پروگرام درحقیقت بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کا ایک پیکج ہے کیونکہ ماضی میں نظرانداز کئے جانے اور بنیادی ضروریات کے لئے کم

رقم کی فراہمی کے باعث مقامی آبادی کو غربت ناخواندگی عدم غذائیت پسماندگی اور بے روزگاری جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے یہ عدم توازن صرف سوشل ایکشن پروگرام کو روبہ عمل لا کر ہی دور کیا جاسکتا ہے صوبائی حکومت سمجھتی ہے کہ سوشل ایکشن پروگرام عام آدمی کا معیار زندگی بہتر بنانے کا مقصد حاصل کرنے میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے اس لئے یہ پروگرام اگلے مالی سال کے دوران بھی پوری رفتار سے جاری رہے گا۔ اگلے سال کے لئے ترقیاتی پروگرام کا 42 فیصد حصہ سیپ کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ اس میں تعلیم کا شعبہ ترجیح کا حامل ہوگا اور پرائمری تعلیم پر خصوصی توجہ مرکوز رکھی جائے گی۔ ہم نے گزشتہ برس سیپ (S.A.P) کے شعبہ جات میں جو اہداف حاصل کئے ہیں ان کا مختصراً" ذکر کروں گا۔

13155 اسکولوں کو آلات ' فرنیچر اور پڑھنے لکھنے کے مواد کی فراہمی۔ بغیر چھت کے 583 اسکولوں کی تعمیر

6076 اساتذہ کی تربیت

1589 اضافی کلاس رومز کی تعمیر

مڈل گریڈ کے 476 اسکولوں کی تعمیر

68 گرلز پرائمری اسکولوں کی تعمیر

علاقے کی آبادی کی شراکت سے 360 کیمونٹی اسکول کھولے گئے۔

32 پرائمری اسکولوں کو مڈل بنایا گیا

550 پرائمری اور مڈل اسکولوں کی مرمت اور 300 اضافی کمروں کی مزید مرمت

39 لاکھ بچوں کو ٹیکے لگائے گئے۔

او آر ایس کے 22 لاکھ پیکٹ تقسیم کئے۔ 1755 دائیوں کی تربیت۔

فراہمی آب کی 439 اسکیمیں مکمل کی گئیں۔

1800 ہینڈ پمپ نصب کئے گئے۔

9000 بیت الخلاء تعمیر کئے گئے۔

مالی سال 97-1996ء کے لئے ہم نے یہ اہداف مقرر کئے ہیں۔

150 نئے گرلز پرائمری اسکول کھولنا۔

11 ڈی ای او اور 24 ایس ڈی ای او کے دفاتر کی تعمیر

1100 پرائمری اساتذہ کی بھرتی

پرائمری کی سطح پر لڑکوں کے داخلے میں 5 فیصد اور لڑکیوں کے داخلے کی شرح میں 14 فیصد اضافہ

211 ملٹی گریڈوں کے اسکولوں کی تعمیر

بغیر چھت کے 195 اسکولوں کی تعمیر

400 اضافی کلاس رومز کی تعمیر

500 اسکولوں کی مرمت اور دیکھ بھال

66 پرائمری اسکولوں کو مڈل کا درجہ دینا

52 سول ڈسپنسریوں کو بنیادی صحت کے یونٹ بنانا

فراہمی آب کی 118 اسکیمیں چلانے اور دیکھ بھال کے لئے علاقے کی آبادی کے سپرد کرنا فراہمی آب کی چھوٹے پائپوں کے 10 اسکیمیں

400 بیت الخلاء کی تعمیر

800 ہینڈ پمپوں کی تنصیب

پرائمری تعلیم کے شعبے میں والدین اور اسکول اساتذہ کی انتظامی کمیٹیوں کی تشکیل ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دنیا بھر میں پرائمری تعلیم پر کمیونٹی کی موثر شرکت اور اساتذہ اور والدین کی نگرانی اور رابطے کے ذریعے عملدرآمد کیا جارہا ہے والدین اور اساتذہ کی کمیٹیاں دیگر معاملات کے علاوہ اساتذہ کی غیر حاضری پر کنٹرول میں بھی مددگار ثابت ہوں گی۔ صوبے کے دور دراز علاقوں میں نجی تعلیمی شعبے

کو آگے بڑھانے کے لئے بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے پہلے ہی کام شروع کر دیا ہے۔
یہ فاؤنڈیشن تعلیم کے فروغ کے لئے نجی شعبے کو گرانٹ اور قرضے فراہم کر رہی ہے تعلیم کے سیپ کے علاوہ شعبے میں اگلے مالی سال کے دوران حکومت ژوب میں ایک ماڈل اسکول کے قیام کے منصوبے پر عمل کرے گی جس کے لئے ابتدائی طور پر 70 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں تاکہ صوبے میں معیاری تعلیم کو فروغ دیا جاسکے مالی سال 97-1996ء کے دوران 52 مڈل اسکولوں کا درجہ بڑھا کر انہیں ہائی بنانے پر کام جاری رہے گا اگلے مالی سال کے دوران زیارت میں ایک ماڈل رہائشی اسکول کے قیامت کا بھی منصوبہ ہے تاہم اگلے سال اس منصوبہ کے لئے ایک کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے تربت میں رہائشی ماڈل اسکول کا تعمیراتی کام اور لورالائی کے رہائشی کالج میں نئے اکیڈمک بلاک کی تعمیر بھی اگلے سال کے دوران جاری رہے گی علاوہ ازیں کوئٹہ میں ایک گرلز کالج اور ایک ہوم اکنامکس کالج کی تعمیر بھی اگلے مالی سال کے پروگرام میں شامل ہے۔

جناب اسپیکر! صحت کا شعبہ بھی ہماری ترقیاتی حکمت عملی میں ترجیحی اہمیت کا حامل اس سال کے دوران اس شعبے میں 58 جاری اسکیموں پر 46 کروڑ روپے خرچ کئے گئے اگلے سال کے دوران صحت کے پروگرام میں سرمایہ کاری کے لئے 41 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو ہمارے مجموعی ترقیاتی پروگرام کا 8 فیصد ہے رواں مالی سال کے دوران بنیادی صحت کے نظام میں بہتری پیدا کرنے پولیو کے انسداد اور دیگر بیماریوں سے بچاؤ کے لئے 18 لاکھ بچوں کو ٹیکے لگائے گئے 5 سال سے کم عمر کے 95 فیصد بچوں کو پولیو کے انسدادی قطرے پلائے گئے تیسرے ہیلتھ پروجیکٹ کے تحت طبی عملے کے لئے 88 مکانات اور چار نئے دیہی مراکز صحت اور مختلف اضلاع کے ہسپتالوں میں 14 بستروں پر مشتمل وارڈ تعمیر کئے گئے اسی طرح دوسرے فیملی ہیلتھ پروجیکٹ کے تحت ماں اور بچوں کی صحت کی بہتری اور نیم طبی عملے کی دوران ملازمت تربیت پر توجہ مرکوز رکھی گئی ہے

اس منصوبے کے تحت انسداد ملیریا پروگرام دائیوں کی تربیت ماں اور بچوں کی صحت میں بہتری ٹیکے لگانے کے توسیعی پروگرام اور غذائیت کے پروگرام پر بھی پوری توجہ دی گئی۔ معمول کے ترقیاتی پروگرام کے تحت لیڈی ہیلتھ وزیٹرز اور لیڈی ڈاکٹروں کے لئے 44 نئے مکانات اور ڈی ایچ او کے دفاتر اور رہائش گاہوں کی تعمیر کا کام مکمل کیا گیا صحت کی سہولتوں کے ترقیاتی پروگرام کے تحت انسانی وسائل کی ترقی خصوصاً خواتین پر مشتمل نیم طبی عملے کی تربیت پر سب سے زیادہ توجہ دی گئی۔ اس منصوبے کے تحت دائیوں کی سطح پر خواتین کے نیم طبی عملے کے تربیتی اسکولوں کی تعمیر کا کام بھی شروع کیا جائے گا۔ مالی سال 97-1996ء کے دوران بھی صحت کی سہولتوں کا ترجیحی پروگرام جاری رہے گا 52 سول ڈسپنسریوں کو بنیادی صحت کے یونٹ کا درجہ دیا جائے گا صوبے کے مختلف اضلاع میں 50 بستروں پر مشتمل تحصیل اور ضلعی ہسپتال بھی تعمیر کئے جائیں گے کوئٹہ میں 200 بستروں پر مشتمل گائنی ہسپتال کی تعمیر اور سینار ہسپتال میں بہتری کا کام بھی جاری رہے گا۔ اس طرح کوئٹہ میں بچوں کے ہسپتال پر تعمیراتی کام بھی جاری رکھا جائے گا۔ نجی شعبے میں صحت کے اداروں اور سہولتوں کو فروغ دینے کے لئے ہیلتھ فاؤنڈیشن کو 3 کروڑ روپے مہیا کئے گئے۔

جناب اسپیکر : پینے کے صاف پانی کی فراہمی یعنی پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا محکمہ صوبے میں فراہمی آب کی بارہ سو اسکیموں کو چلانے اور ان کی دیکھ بھال میں مصروف ہے اور وہ صوبے کی 52 فیصد آبادی کو (ماسوائے کوئٹہ) پینے کا صاف پانی فراہم کر رہا ہے سیپ کے تحت فراہمی آب کی 130 اسکیمیں علاقے کی آبادی کے سپرد کر دی گئی ہیں۔ جو انہیں چلانے اور ان کی دیکھ بھال کی ذمہ دار ہوں گی۔ مالی سال 96-1995ء کے دوران فراہمی آب کی 170 اسکیمیں شروع کرنے کے لئے 43 کروڑ روپے مختص کئے گئے - جبکہ مزید ایک کروڑ روپے صوبے میں نکاسی کی 19 اسکیموں کے لئے منصوبہ جاتی دستاویزات کی تیاری پر خرچ کئے گئے نوکنڈی میں فراہمی آب کے اہم منصوبے پر بھی

کام جاری ہے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا محکمہ سیپ کے رہنما اصولوں کے تحت کمیونٹی کی شراکت سے کام کرنے والے محکمہ کے طور پر ابھر کر سامنے آیا ہے۔ اور وہ فراہمی آب کی اسکیمیں چلانے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے انہیں علاقے کی آبادی کے حوالے کرنے میں سرگرمی سے مصروف عمل ہے محکمے نے ایک اور اہم کام یہ کیا ہے۔ کہ اس نے پانی کی فیسیں مقرر کیں۔ اور صوبے کے اہم شہروں میں پانی کی فیس کی وصولی کا کام نجی پارٹیوں کے سپرد کیا جاچکا ہے توقع ہے کہ اگلے مالی سال کے دوران محکمہ اس مد میں ایک کروڑ روپے جمع کرے گا۔ مالی سال 97-1996ء کے دوران 32 جاری اسکیمیں 36 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل کی جائیں گے۔ جس میں 15 کروڑ روپے کا زرمبادلہ بھی شامل ہے اسی طرح عالمی بینک کی امداد سے بلوچستان کی دیہی علاقوں میں فراہمی آب اور صفائی کے منصوبے کے تحت فراہم آب اور نکاسی کی تین ٹاؤن شپ اسکیمیں شروع کی جائیں گی جن پر 15 کروڑ روپے کے زرمبادلہ سمیت 23 کروڑ لاگت آئے گی کوئٹہ شہر کے لئے پانی کی فراہمی میں اضافے کی غرض سے برج عزیز ڈیم کی تفصیل ڈیزائننگ تین کروڑ 20 لاکھ روپے کی لاگت سے اگلے مالی سال کے دوران جاری رہے گی یہ ڈیم اپنی تکمیل کے بعد کوئٹہ شہر کو یومیہ 2 کروڑ 30 لاکھ گیلن پانی مہیا کرے گا۔ اس منصوبے پر 400 کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ ہے اور ایشیائی ترقیاتی بینک نے اس کے لئے سرمایہ فراہم کرنے پر رضا مندی کا اظہار کیا ہے 3 کروڑ روپے کی رقم نکاسی کے منصوبے کی تکمیل پر خرچ کی جائے گی۔ یہ منصوبہ کوئٹہ شہر کی آبادی کو نکاسی کی مناسب سہولتیں مہیا کرے گا۔

جناب اسپیکر : موجودہ حکومت صوبہ بلوچستان میں صنعتی ترقی کو بنیادی اہمیت دے رہی ہے۔ بوستان اور وندر میں واقع خصوصی صنعتی علاقہ میں صنعت کاروں اور سرمایہ کاروں کو سرمایہ کاری کے لئے خصوصی ترغیبات مہیا کی گئیں ہیں۔ سود مند فضاء کے پیش نظر بہت سے غیر ملکی سرمایہ کاروں نے معدنی وسائل کی تلاش اور دیگر صنعتی

سرگرمیوں میں سرمایہ کاری میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔

اس ضمن ایک آسٹریلین فرم پاسمیکو Pasmico معدنی ترقیاتی کارپوریشن آف پاکستان اور ترقیاتی ادارہ برائے بلوچستان نے ایک سمجھوتہ پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت خضدار کے علاقے میں میسرز پاسمیکو کے تعاون سے سیسے اور جست کے ذخائر کو تلاش کیا جائے گا اگر مثبت ذخائر دریافت ہوگئے تو اس منصوبے کو تجارتی بنیادوں پر چلانے کے لئے PASMICO 350 ملین ڈالر کی مزید سرمایہ کاری کرے گی۔

اسی طرح B.H.P منرل (بروکن ہل پروجیکٹ) اور ادارہ برائے ترقی بلوچستان کے مابین ضلع چاغی میں سونے اور ملحقہ دھاتوں کی تلاش کا معاہدہ عمل میں آیا ہے۔ جس کے تحت B.H.P 6 سے 10 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کرے گی۔ علاوہ ازیں میسرز اور نامور (آسٹریلین فرم) اور بولان مائننگ انٹرپرائز کے درمیان ایک معاہدہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے جس کے ذریعے ضلع لسبیلہ میں دھاتیں تلاش کی جائیں گی۔ اس ضمن میں میسرز اورنامور 1.2 ملین ڈالر خرچ کرے گی۔

اسی طرح ایک غیر ملکی کمپنی میٹلک دھاتوں کی تلاش میں سنجیدہ ہے پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن اس کمپنی سے معاہدے کی یادداشت میں مصروف ہے جس کے تحت ضلع مسلم باغ میں کرومائیٹ کی کانوں کی بحالی کی جائے گی۔ علاوہ ازیں میسرز اسٹیٹ پیٹرولیم ریفائننگ اور پیٹروکیمیکل کارپوریشن لیمٹڈ نے ایرانیں نیشنل آئل کمپنی کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے جس کے تحت گڈانی میں آئل ریفائنری نصب کی جائے گی۔ جو سالانہ 6 ملین ٹن تیل صاف کرسکے گی۔ میسرز میکال رسیور سز لیمٹڈ سون میانی میں بطور معاون بندرگاہ مائع حجم کا ایک ٹرمینل نصب کرنا چاہتی ہے۔ یہ تجویز سرمایہ کاری بورڈ کے زیر غور ہے۔ اسی طرح بہت سے سرمایہ کار مچھلی سے بنی خوراک کے پلانٹ پسنی اور بلوچستان کے دیگر ساحلی علاقوں میں نصب کرنا چاہتے ہیں اس سلسلے میں عدم اعتراض سرٹیفکیٹ پہلے ہی جاری کئے جاچکے ہیں۔ ان منصوبہ جات سے نہ صرف دور

افتادہ اور پسماندہ علاقوں کی ترقی عمل میں آئے گی بلکہ مقامی افراد کو روزگار بھی میسر ہوگا۔

پاکستان مائنز اونرز ایسوسی ایشن کوئلے سے چلنے والے پاور پلانٹ کی تنصیب کے قابل عمل ہونے پر غور کر رہی ہے جو نومبر 96ء تک مکمل ہو جائے گا۔

جناب اسپیکر : 96-1995ء کے مالی سال کے دوران سڑکوں کو بہتر بنانے کے لئے 96 کروڑ روپے فراہم کئے گئے جن کے ذریعے 51 جاری اور 13 نئے منصوبوں پر کام ہوا۔ اس رقم میں غیر ملکی منصوبہ جاتی امداد کے طور پر حاصل شدہ 32 کروڑ روپے کی رقم بھی شامل ہے۔ کویت اور سعودی فنڈ کی امداد سبی رکھنی روڈ کی تعمیر کے لئے استعمال کی جا رہی ہے۔ جبکہ ایشیائی بینک کا مالی تعاون کھیت سے مارکیٹ تک سڑکوں اور بسیمہ ناگ روڈ پروجیکٹ کے لئے حاصل ہے کھیت سے مارکیٹ تک کی سڑکوں کا پہلا مرحلہ مکمل ہوگیا ہے۔ جبکہ دوسرا مرحلہ تکمیل کے قریب ہے ذیل میں سڑکوں کی تعمیر کے بعض جاری منصوبوں کا ذکر ہے جو کہ صوبائی معیشت میں نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

(1) سبی رکھنی روڈ

(2) لیاری اور ماڑہ روڈ

(3) زیارت سنجاوی روڈ

(4) بیلہ آواران روڈ

(5) گنداوہ جھل مگسی روڈ

(6) خاران احمد وال روڈ

(7) پشین ڈھب خانوزئی تورہ شاہ روڈ

(8) پشین سرانان کربلا حرمزئی روڈ

(9) تربت مند روڈ

(10) ژوب گل کچھ روڈ

(11) سوراب بسیمہ روڈ

رواں مالی سال کے دوران جو اہم منصوبے تکمیل پذیر ہوئے وہ سبی رکھنی روڈ پر چاکر نالہ پر پل اور تربت مند روڈ پر دریائے نہانگ پل کی تعمیر ہے 97-96ء کے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام میں 44 جاری اور تین نئے منصوبوں کے لئے 92 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ حکومت زیر تکمیل سڑکوں کو مکمل کرنے اور انہیں قابل استعمال بنانے کا پختہ عزم رکھتی ہے اس مقصد کے لئے مخصوص رقم میں 42 کروڑ روپے کی غیر ملکی منصوبہ جاتی امداد شامل ہے۔

1996-97 کے دوران کوئٹہ کے بہتری کے منصوبے کے تحت بس ٹرک اڈہ اور پھلوں و سبزیوں کی مارکیٹ کی تعمیر کا منظور شدہ کام جاری رہے گا۔

فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ کے شعبے میں 19 جاری اور 5 نئی اسکیموں کے لئے 19 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اس شعبہ میں تعمیراتی سرگرمیوں کا مقصد نو تشکیل شدہ ضلع قلعہ سیف اللہ میں سرکاری دفاتر اور رہائش کی فراہمی کوئٹہ میں وزراء کے لئے بلاک اور صوبے کے مختلف اضلاع میں پولیس اور عدلیہ کے لئے عمارتوں کی تعمیر ہے۔ 97-96ء کے دوران 19 جاری اسکیموں کی تکمیل کے لئے 9 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر : زراعت ہماری کل آبادی کے 62 فیصد حصے کے لئے آمدنی اور روزگار کا بڑا ذریعہ ہے 96-95ء کے دوران اس شعبہ میں 9 منصوبوں کے لئے 38 کروڑ روپے فراہم کئے گئے جبکہ 97-96ء میں اتنی رقم 10 منصوبوں کے لئے رکھی گئی ہے۔ ان منصوبوں میں فروٹ ڈویلپمنٹ پروجیکٹ ایگریکلچرل ریسرچ پروجیکٹ آن فارم واٹر مینجمنٹ پروجیکٹ اور پٹ فیڈر ایریا ڈویلپمنٹ پروجیکٹ شامل ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پٹ فیڈر ایریا ڈویلپمنٹ پروجیکٹ کے ذریعے نا صرف 5 لاکھ ایکڑ اراضی میں آبپاشی کی سہولتوں کو بہتر بنایا جائے گا بلکہ اس سے صوبے کی زرعی پیداوار

میں قابل قدر اضافہ میں بھی مدد ملے گی۔

محکمہ زراعت کے بلڈوزروں کے ذریعے زمین ہموار کرنے کے لئے 3 لاکھ گھنٹے کام کیا گیا اور کھیتی باڑی کے لئے 18 ہزار ہیکٹر اراضی تیار کی گئی ان کوششوں کے باعث صوبے کی زرعی پیداوار میں خاطرخواہ اضافہ ہوگا۔

امور حیوانات کے شعبے میں 4 کروڑ روپے کی لاگت سے غیر ملکی امداد سے چلنے والے منصوبوں پر کام جاری رہے گا۔ 4 کروڑ روپے کی اس رقم میں 2 کروڑ 73 لاکھ کی غیر ملکی منصوبہ جاتی امداد بھی شامل ہے۔ اس شعبہ کے اہم منصوبوں میں فیڈریسورسز ڈویلپمنٹ پروجیکٹ لائیوسٹاک ڈویلپمنٹ پروجیکٹ اور صوبے میں مصنوعی تولیدی مراکز کو بہتر بنایا شامل ہے ان منصوبوں کا بنیادی مقصد حیوانات کی افزائش اور پیداوار میں اضافہ کرنا ہے آئندہ مالی سال کے دوران کوئٹہ میں ایک ماڈل مذبح خانہ تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے مالیاتی مشکلات کے باوجود صوبائی حکومت 13 کروڑ روپے کی جاپانی امداد حاصل کرنے اور اس کی تقسیم میں کامیاب رہی ہے۔ اس امداد کے ذریعے بلوچستان کے ماہی گیروں میں بڑے جہازوں کے لئے 100 ان بورڈ میرین انجن اور چھوٹے ماہی گیروں کے جہازوں کے لئے 800 آؤٹ بورڈ میرین انجن تقسیم کئے ہیں علاوہ ازیں ماہی گیری کے جال اور فلوٹ بھی مہیا کئے گئے ہیں۔ ماہی گیروں میں مچھلیوں کی تلاش کے آلات کی فراہمی کی جدید ٹیکنالوجی متعارف کرائی گئی ہے۔ جس کی مدد سے ماہی گیروں کی مچھلیاں پکڑنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔

جناب اسپیکر : جنگلات ماحولیاتی صورتحال کو بہتر بنانے اراضی کے کٹاؤ کو روکنے اور جنگلی حیاتیات کے تحفظ اور افزائش میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ فی الحال صوبے میں موجود جنگلات اور حیاتیاتی وسائل کے تحفظ کے لئے محکمہ کوشاں ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے سال 97-1996ء میں 7 کروڑ 20 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس میں 4 کروڑ 40 لاکھ روپے کی غیر ملکی امداد (F.P.A) بھی شامل ہے۔ اسکے

علاوہ ماحولیات کے شعبہ میں مختلف اداروں کے مالی تعاون سے چار ترقیاتی منصوبوں پر عمل ہو رہا ہے۔ ان منصوبوں پر 97-1996ء کے دوران 16 کروڑ روپے کے اخراجات کا تخمینہ ہے جس میں 15 کروڑ روپے کی غیر ملکی امداد (F.P.A) بھی شامل ہے۔ ان منصوبوں کا بنیادی مقصد قدرتی وسائل کی انتظام کاری بشمول ساحلی ریتیلے علاقوں کا استحکام زیارت میں جونیپر کے جنگلات کا تحفظ ہزار گنجی نیشنل پارک کو بہتر بنانا اور واٹر شیڈ اور رینج کی بحالی جیسے اقدامات ہیں۔ ماہرین کی مشاورت سے کوئٹہ پائن کی بیماری پر قابو پایا جارہا ہے۔

جناب اسپیکر : میں نے یہ کاوش کی ہے کہ صوبے کی معاشی اور بنیادی شعبے کی ترقی کے سلسلے میں بنیادی شعبہ جات میں جو ترقیاتی کوششیں کی گئی ہیں انہیں اجاگر کیا جاسکے۔ محدود وسائل کے باوجود ہماری کوشش ہے کہ معیشت کے تمام شعبوں کی ترقی کو متناسب وزن دیا جاسکے۔ ہم نے اپنے عوام کی فلاح اور خوشحالی کے لئے ایک آرزو مند ترقیاتی پروگرام ترتیب دیا ہے جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کرچکا ہوں کہ ہماری ترقیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وسائل ناکافی ہیں۔ وفاقی محاصل کی صوبے کو منتقلی میں کمی کے باعث اگلے مالی سال کے لئے ہمارے وسائل کی پوزیشن بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ ہمیں اپنے ترقیاتی بجٹ کو چلانے کے لئے 200 کروڑ روپے کا خسارہ برداشت کرنا ہوگا جس کی ابھی تک کوئی مالی مد میسر نہ ہے اس خسارے کو ہم کچھ تو صوبائی بچتوں اور بقایا وفاقی امداد سے پورا کرنے کی کوشش کریں گے ہمیں امید ہے کہ وفاقی حکومت دوران سال ہمیں یہ وسائل مہیا کرے گی کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر ایسا نہ ہوسکا تو اپنا ترقیاتی پروگرام دستیاب وسائل کے پیش نظر بہت محدود کرنا پڑے گا۔

جناب اسپیکر : اپنی بجٹ تقریر کے اختتام پر مجھے یہ بات ریکارڈ پر لانے کی اجازت دی جائے کہ میں جناب اسپیکر اور اس معزز ایوان کے تمام اراکین کے لئے

تشکر اور مخلصانہ جذبات کا اظہار کروں کیوں کہ جب بھی صوبہ کے اجتماعی مفاد کے تحفظ کا وقت آیا تو انہوں نے بے مثال اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کیا ہمارے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ ہم نے اپنے روائتی رسم و رواج سے مطابقت رکھتے ہوئے اپنے تعلقات کو برقرار رکھا ہم نے اس ایوان میں جن باہمی تعلقات کا مظاہرہ کیا ہے وہ نہایت باوقار پارلیمانی اور ہماری سماجی رسومات اور ثقافت کے عین مطابق ہے۔ ہم عوام کی فلاح و بہبود سے متعلق تمام معاملات پہ اپوزیشن کے معزز اراکین کے بھرپور اور مسلسل تعاون اور حمایت پر اعتماد رکھتے ہیں۔

آخر میں میں جناب وزیر اعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگسی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جن کی مشاورت اور رہنمائی کی بدولت میں اور کابینہ کے دوسرے رفقاء کار صوبے کی ترقی اور خوشحالی کے لئے مربوط جدوجہد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں امتیازات سے بالاتر ہوکر انسانیت کی خدمت کرنے اور پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب اسپیکر : اس معزز ایوان میں اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے میں درج ذیل بجٹ دستاویزات جن میں رواں مالی سال اور آئندہ مالی سال کے دوران صوبائی ترجیحات کا ذکر کیا گیا ہے ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(1) مالی سال 96-95ء کے لئے ضمنی اخراجات کا گوشوارہ۔

(2) مالی سال 97-96ء کے لئے سالانہ بجٹ کا گوشوارہ

(3) سال 97-96ء کے لئے سرکاری شعبے کا سالانہ ترقیاتی پروگرام۔

پاکستان پائندہ باد

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر : شکریہ